© rasailojaraid.com

مولانا محمد عبید اللہ عفیف

الاستفتاء

(۲)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ گھروں میں یا قبروں پر جو کبوتر رکھے جاتے ہیں، ان کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟

ایک سائل

فیض باغ —— لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوہاب، أقول و باللہ التوفیق!

کبوتر بازی ایک فضول مشغلہ ہے، اس لئے نہ گھروں میں کبوتر پالنے جائز ہیں اور نہ قبروں میں۔ کیونکہ آدمی ان لایعنی مصروفیات اور خرافات میں کھو کر ذکرِ الٰہی اور مقصد زندگی کے حصول میں سست پڑ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ من قبیل لہو ولعب ہے اور لہو ولعب قرآن وحدیث کے مطابق نہایت مذموم چیزیں ہیں، قرآنِ مجید میں ہے:

"وذر الذین اتخذوا دینھم لعبا ولھوا وغرتھم الحیوۃ الدنیا وذکر بہ ان تبسل نفس بما کسبت لیس لھا من دون اللہ ولیّ ولا شفیع" (الانعام : ۷۰)

"اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے۔ اور دھوکہ دیا انکو دنیا کی زندگی نے، اور نصیحت کیجئے انکو قرآن کے ساتھ تاکہ کوئی نفس اپنے کئے میں گرفتار نہ ہو جاوے کہ نہ ہو اس کے لئے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ سفارش کرنے والا"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس طرح کی اور بھی بہت سی آیات ہیں جن کے عموم سے اس طرح کے فضول اور بے مقصد مشغلوں کی نفی ہوتی ہے اور احادیث میں بھی کبوتر بازوں کی مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ ابوداؤد شریف میں ہے:

۱۔ "عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ۔" (ابوداؤد مع عون المعبود ص ۴۴۲ ج ۴، باب فی اللعب بالحمام)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کبوتری کے پیچھے دوڑتا ہوا دیکھا تو فرمایا، شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔"

"انما سماہ شیطانا لمباعدتہ عن الحق واشتغالہ بما لا یعنیہ وسماھا شیطانۃ لانھا اورثتہ الغفلۃ عن ذکر اللہ۔"

"کبوتر کے پیچھے دوڑنے والے کو شیطان اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ حق سے دور ہوکر لایعنی کام میں مصروف ہوچکا تھا۔ اور کبوتر کو اس لئے شیطان گردانا گیا ہے کہ اس نے اس کو ذکرِ الٰہی سے غافل کر دیا تھا۔"

۲۔ "عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر الی انسان یتبع طائرا فقال شیطان یتبع شیطانا۔" (ابن ماجہ ص ۲۷۵ باب اللھو بالحمام)

"حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک پرندہ کے پیچھے دوڑ رہا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ شیطان شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔"

۳۔ "عن عثمان بن عفان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا وراء حمامۃ، فقال شیطان یتبع شیطانۃ۔" (ابن ماجہ صفحہ و ترجمہ مذکور)

۴۔ "عن انس بن مالک قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یتبع حماما فقال شیطان یتبع شیطانۃ۔" (ابن ماجہ حوالہ مذکور، ترجمہ مذکور)

ان احادیث کے ذیل میں امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ:

"اتخاذ الحمام للفرخ والبیض والانس وحمل الکتب جائز بلا کراھۃ واما اللعب بھا للتطییر فالصحیح انہ مکروہ فان انضم الیہ قمار ردت الشھادۃ کذا فی المرقاۃ۔" (عون المعبود ص ۴۴۲)

"انڈے اور بچے حاصل کرنے یا پھر پیار کرنے اور خط و کتابت کیلئے کبوتر رکھنے جائز ہیں۔ مگر کھیل اور فال کے لئے جائز نہیں۔ جوئے کے کبوتر رکھنے والے کی شہادت قابلِ قبول نہیں ہے۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام نووی کی طرح مولانا عبدالحی حنفی کے فتاویٰ میں بھی کبوتر پالنا جائز لکھا ہے۔ مگر ہمارے نزدیک احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ان آثار کی کوئی اہمیت نہیں۔ ایک تباہ ہونے والی قوم میں منجملہ دوسرے جرائم کے ایک جرم یہ تھا کہ:

"وکانوا یلعبون بالطیور"

"وہ پرندوں سے کھیلا کرتے تھے۔"

قبروں میں ہر طرح کی بناء و تعمیر منع ہے اور وہاں مجاورت کرنا ملعون ہے۔ جب قبروں میں رہائش ہی منع ہے اور ناجائز، تو پھر وہاں کبوتر پالنے کا کیا مطلب؟ چنانچہ حدیث میں ہے:

"عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ" (رواہ مسلم ص ۳۱۲ ج ۱، فصل النھی عن تجصیص القبور)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، قبر کو چونہ گچ کرنے سے، اس پر عمارت کھڑی کرنے سے اور اس پر مجاور بن کر بیٹھنے سے۔"

بہر حال اس مضمون کی اور بھی احادیث ہیں جن میں قبروں پر مجاورت اور تعمیر و بناء منع اور حرام قرار دی گئی ہے۔ جب تعمیر و بناء اور مجاورت ہی منع ہے تو قبروں میں کبوتر پالنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فاذھم وتدبر ولا تکن من القاصرین — واللہ اعلم وعلمہ اتم وحکمہ احکم!

© rasailojaraid.com